وسیع، منصوبہ بند، متنوع اور فروغ پذیر

لورنڈا کیز لونگ

ایمبیسڈر ڈیوڈ سی. ملفورڈ سے ایک ملاقات

امریکی سیاسی نظام میں سارے امریکی سفیروں، کابینہ کے اراکین اور دوسرے بیشتر تقرر یافتہ عہدیداروں کو نئے صدر کے عہدہ سنبھالنے سے پہلے اپنا استعفیٰ پیش کردینا ہوتا ہے تاکہ حکومت کے نئے عہدیداروں کی جمعیت کی تشکیل میں آسانی ہو۔ سفیر ڈیوڈ سی ملفورڈ نے ہندوستان میں امریکی نمائندے کے طور پر حلف لینے کے پانچ سال بعد ۲۰ رجنوری سے نافذ العمل اپنا استعفیٰ پیش کردیا۔ صدر بارک اوباما کی انتظامیہ نے خلاف معمول سفیر ملفورڈ سے کہا ہے کہ مزید کچھ دنوں اپنی جگہ پر برقرار رہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئی اوباما انتظامیہ ہندوستان کے ساتھ تعلقات کو کتنی سنجیدگی سے لیتی ہے۔ دریں اثناء سفیر ملفورڈ الوداعی ملاقاتیں کررہے ہیں۔ اسی میں 'ایبین' سے ان کا آخری انٹرویو بھی شامل ہے جس سے ہندوستان میں ان کے اور ان کی اہلیہ جینی کے گزارے ہوئے پانچ برسوں پر ان کے تاثرات کا اظہار ہوتا ہے۔

باہمی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لئے امریکہ اور ہندوستان کو مزید کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

میرے خیال سے گذشتہ پانچ برسوں کے دوران اور ابھی تاحال جن میدانوں میں اتنی تیزی سے ترقی نہیں ہوئی جتنی کہ دوسرے معاملوں میں ہوئی' وہ انسداد دہشت گردی کا معاملہ ہے۔ اس کی ایک وجہ تو اس مسئلہ کی نوعیت اور پیچیدگی ہے جس میں خفیہ اطلاعات کا تبادلہ اور مشترکہ کارروائیوں میں تعاون کو بھی دخل ہے۔ اس معاملے میں رفتار سست رہی ہے۔ میرے خیال سے اس کی وجہ کسی قدر پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات کی پیچیدگیاں ہیں اور شاید ہندوستان اور پاکستان کے درمیان روایتی اختلافات کی وجہ سے اس دوران ہمارے تعاون کی رفتار میں سست روی آئی ہے۔

لیکن گذشتہ ۱۸ رمہینوں کے دوران کچھ بہتری دیکھنے میں آئی ہے اور میرے خیال سے ہندوستان پر حالیہ حملوں اور خصوصاً ممبئی پر حملے کے بعد صاف نظر آنے لگا ہے کہ ہمارے تعاون کو اس سطح تک بڑھانے کی ضرورت ہے جو کہ دو بڑی جمہوریتوں کے درمیان ہونی چاہیے۔

ان حملوں کے بعد ممبئی میں ایف بی آئی کی ٹیم کی موجودگی دونوں فریقوں کے لیے انتہائی تعمیری تجربہ ہے کیونکہ انھوں نے واقعی کچھ کیا ہے اور خوب کیا ہے جسے سراہا گیا ہے۔ اس پر کسی طرح کے اختلافات نہیں رہے ہیں۔ اسے عام طور سے اثباتی تصور کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں ہمارے درمیان تعاون زیادہ بڑھے گا۔ یہ اس وجہ سے بھی اہم ہے کہ ہندوستان کو انسداد و تدارک کی کارروائیوں کو بہت کافی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ۹/۱۱ کے بعد امریکہ میں کوئی بڑا دہشت گردانہ حملہ نہیں ہوا کیونکہ ماضی میں ہم نے انسداد و تدارک کی صلاحیت بڑھانے کے لیے بہت ساری کارروائیاں کی ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ مل کر کام کرنے کی وجہ سے ان تجربات سے ہم دونوں کو بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔

لیکن ہندوستانی اب بھی یہ تشویش ظاہر کررہے ہیں کہ آیا امریکہ پاکستان پر اپنے حصے کا کام کرنے کے لیے کافی دباؤ ڈال رہا ہے۔

پاکستان ہندوستان ہی جیسا ایک خودمختار ملک ہے اور ممبئی کے وقوعہ کے بعد امریکہ نے سکریٹری آف اسٹیٹ اور دوسروں کے دورے کے بعد یہ بات بالکل واضح کردی ہے کہ یہاں جو کچھ ہوا ہے اس کے بارے میں امریکہ انتہائی سنجیدہ ہے اور ہم معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے لیے پاکستان پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں اور پاکستان میں پاکستانیوں کے متعلق بھی ہمارا رویہ اتنا ہی سخت ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اس حملے میں چھ امریکی بھی ہلاک ہوئے ہیں اور اپنے قوانین کی رو سے ہم پر لازم ہے کہ ہندوستان کے ساتھ تعاون کے معاملہ سے قطع نظر' تعاقب کرتے ہوئے ایسی سنگین حرکتوں کی تہہ تک پہنچیں۔

۲۰۰۴ میں آپ کے یہاں آنے کے بعد سے امریکہ۔ ہند تعلقات میں کون سی خاص بہتری آئی ہے؟

تعلقات کے تنوع میں زبردست ترقی دیکھنے میں آئی ہے، یہاں تک کہ عراق کے علاوہ معیاری مشنوں میں ہندوستان میں موجود وہ مشن سب سے بڑا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت امریکہ کی تقریباً ۲۵ مختلف ایجنسیوں اور شعبوں کی یہاں نمائندگی ہورہی ہے، جس سے ہندوستان کے ساتھ امریکہ کے روابط کے تنوع کا بہت کچھ پتہ چلتا ہے۔

سب سے زیادہ نمایاں کامیابی کونسی ہے؟

سول نیوکلیر معاہدہ جسے ان تعلقات کی تعمیر کی بنیاد تصور کیا جاتا تھا، جو بیشتر رکاوٹوں اور پیچیدگیوں کے باوجود تین سال کی گفت وشنید کے بعد مکمل ہوا' جس کے نتیجے میں ہندوستان سول نیوکلیر ٹکنالوجی کی دنیا میں واپس آگیا۔

کیا اور بھی اطمینان بخش لمحات ہیں؟

مجھے فل برائٹ معاہدے پر نظر ثانی اور اس کی توسیع پر خاص طور سے مسرت ہے کیونکہ مجھے تعلیم اور ہندوستان میں تعلیمی اداروں کی توسیع کے امکانات میں بڑی دلچسپی ہے۔ اس پروگرام کے لیے ہمارے فراہم کردہ سرمائے کے برابر سرمایہ فراہم کرنے پر ہندوستان کو راضی کرنا جس سے اس پروگرام کا سائز تقریباً دوگنا کیا جاسکے گا اور اس انتہائی قائدانہ پروگرام فل برائٹ کی آئندہ توسیع میں نجی وسائل کو حاصل کرنے پر ان کو آمادہ کرنا۔ اس پر مجھے بڑا فخر ہے۔

دفاعی اور فوجی معاملات میں آپ کتنا زیادہ تعاون دیکھتے ہیں؟

دفاعی اور فوجی تعلقات میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ مشترکہ مشقوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ ہم نے بڑے بڑے دفاعی سودے بھی کیے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہم نے ایک نئے مشاہداتی طیارے کے لیے ۲.۲ بلین ڈالر کے ایک معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ ہندوستان کی اپنے سپلائی مرکز میں تنوعات کے لیے اس طیارے کی ضرورت ہے۔ اس کو دنیا کی اول درجہ کی ٹکنالوجی کی ضرورت ہے۔ جو کہ امریکہ میں اس کی فوجی مہارت کی وجہ سے موجود ہے۔ اور وہ نہایت شفاف سودے کے ذریعے ملتی ہے جس میں کسی ڈھکی چھپی کارروائی یا بدعنوانیوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ہندوستانیوں کے لیے امریکی ویزا حاصل کرنے کی کارروائیوں میں بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ یہ کس طرح ہوئی؟

آپ جانتے ہیں کہ ویزا کی رفتار تیز کرنے کی مہم شاید عوامی سفارت کاری کے زاویہ سے انتہائی اطمینان بخش رہی ہے کیونکہ ہم نے مقصد حاصل کرلیا ہے۔ ۲۰۰۶ کے وسط میں کسی ہندوستانی کے لیے ویزا انٹرویو کے انتظار کی مدت ۱۸۷ دن تھی۔ ہم نے مشن کے ذمہ داروں کی ایک میٹنگ کی اور اس مسئلہ کو حل کرنے کا فیصلہ کیا۔ چند مہینوں کے اندر ہم نے یہ کام کیا اور ہندوستان میں ہر جگہ انتظار کی اس مدت کو کم کرکے چھ دن کررہے ہیں اور شاید سب سے زیادہ متاثر کرنے والی یہ بات ہے کہ ہم نے زیادہ تر انتظار کی اس مدت کو ۱۴ دن سے کم رکھا ہے اور ہندوستان میں زیادہ تر جگہوں پر ایسا ہی ہے۔ معدودے چند مستثنیات ہیں۔

لوگوں کی طرف سے ہر طرح کے خوشگوار ردعمل ہمیں موصول ہوئے۔ ہندوستان میں گاہک کے اطمینان کے زاویہ نگاہ سے دیکھیں تو ہماری کارگزاریوں میں غالباً عوامی -سفارت کاری کا سب سے بڑا فائدہ اسی میں ہوا ہے۔

اور حیدرآباد میں نیا قونصل خانہ کھلا ہے۔

جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے گذشتہ بیس برسوں میں یہ پہلا مکمل خدمات کا امریکی قونصل خانہ ہے۔ اس سے قبل شمال مشرقی چین میں قونصل خانہ کھلا تھا۔ اس قونصل خانے کے کھلنے کے معاملے میں واقعی یہ بات سب سے زیادہ متاثر کرنے والی ہے جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حیدرآباد سے چینئی کے لئے تقریباً ایک لاکھ عام ہندوستانی آمدورفت سے بچ جائیں گے جنہیں ایئرلائن ٹکٹ نہیں خریدنا ہوگا، آمدورفت پر، رات کو قیام پر، ممکن ہے کھانا وغیرہ خریدنے پر خرچ نہیں کرنا ہوگا کیونکہ ان کے لیے ساری کارروائی اسی جگہ ہوسکتی ہے۔ یہ واقعی خدمت ہے۔

ایک مختلف سیاسی پارٹی سے تعلق رکھنے والی نئی صدارتی انتظامیہ کا تسلسل کا عمل کس طرح سے ہوتا ہے؟

انتظامیہ میں برسر کار ایسے لوگ جن کے تقررات سیاسی ہوتے ہیں انھیں استعفیٰ دینا ہوتا ہے تاکہ نئی انتظامیہ کو دفتری نظام میں نئے عہدیداروں کے تقرر میں آسانی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نئی حکومت بڑی تیزی سے اپنی تشکیل کرسکتی ہے کیونکہ انتظامیہ کے سارے نظام میں ذمہ داروں کو وہ تبدیل کرسکتی ہے جس سے نئے آغاز، نئے خون کی آمد اور بڑی تیزی سے موثر ہونے کا موقع ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نسبتاً کم وقت میں اپنی تشکیل نو کرلیتا ہے اور خود کو بدل لیتا ہے۔

لیکن کیا اس سے ہندوستانیوں کو فکرمندی نہیں ہوگی کہ کارکن افراد کی اتنی بڑی تبدیلیاں ان پر اثر انداز ہونے والے تعلقات اور پالیسیوں کو بھی تبدیل کرسکتی ہیں؟

میں نہیں سمجھتا کہ ہندوستان کے ساتھ تعلقات میں کوئی کمی آئے گی جیسا کہ ماضی میں کبھی کبھی ہوتا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سست اور رفتار کا واضح طور پر تعین ہوچکا ہے جو برقرار رہے گا۔ میری سمجھ سے تو کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں ہے، جس کی وجہ سے کوئی بڑی ناکامی ہو۔

نیچے بائیں: ایمبیسڈر ملفورڈ دہلی کی وزیر اعلیٰ شیلا دکشت کے ساتھ جنوری ۵ کو امریکی سفارت خانہ کی عمارت کی ۵۰ سالہ تقریبات کے موقع پر۔
نیچے: ۲۰۰۶ کے سیٹی ٹرین بم دھماکوں میں بچ جانے والے ابراہم جارج، ایمبیسڈر اور ان کی اہلیہ جینی سے، امریکہ اور ہندوستان میں دہشت گردی کے شکار افراد کے لئے سیٹی میں منعقد یادگاری تقریب کے دوران گفتگو کرتے ہوئے۔